Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۱ شعبان ۱۳۹۴ھ ۳۰ ظہور ۱۳۵۳ہش ۳۰ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۰۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر نوع اور ہر قسم کے آثارِ صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کامل طور پر جمع ہیں

آپ نے اصولِ نجات کی تعلیم کو ایسا کمال تک پہنچایا جو کسی دوسرے نبی کے ہاتھ سے وہ کمال کسی زمانہ میں بہم نہیں پہنچا

"جب عاقل آدمی ان حالات پر اور بھی غور کرے کہ وہ زمانہ جس میں آنحضرتؐ مبعوث ہوئے حقیقت میں ایسا زمانہ تھا کہ جس کی حالتِ موجودہ ایک بزرگ اور عظیم القدر مصلح ربانی اور ہادئے آسمانی کی اشد محتاج تھی اور جو جو تعلیم دی گئی وہ بھی واقعہ میں سچی اور ایسی تھی کہ جس کی نہایت ضرورت تھی اور اُن تمام امور کی جامع تھی کہ جس سے تمام ضرورتیں زمانہ کی پوری ہوتی تھیں اور پھر اُس تعلیم نے اثر بھی ایسا کر دکھایا کہ لاکھوں دِلوں کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لائی اور لاکھوں سینوں پر لا الٰہ الا اللہ کا نقش جما دیا اور جو نبوت کی علتِ غائی ہوتی ہے یعنی تعلیم اصولِ نجات کی اُس کو ایسا کمال تک پہنچایا جو کسی دوسرے نبی کے ہاتھ سے وہ کمال کسی زمانہ میں بہم نہیں پہنچا تو اِن واقعات پر نظر ڈالنے سے بلا اختیار یہ شہادت دِل سے جوش مار کر نکلے گی کہ آنحضرتؐ ضرور خدا کی طرف سے سچے ہادی ہیں۔

جو شخص تعصب اور ضدیت سے انکاری ہو اس کی مرض تو لاعلاج ہے خواہ وہ خدا سے بھی منکر ہو جائے ورنہ یہ سارے آثارِ صداقت جو آنحضرتؐ میں کامل طور پر جمع ہیں کسی اور نبی میں کوئی ایک تو ثابت کر کے دکھلاوے تا ہم بھی جانیں... آج صفحۂ دنیا میں وہ شے کہ جس کا نام توحید ہے بجز اُمتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی فرقے میں نہیں پائی جاتی اور بجز قرآن شریف کے اور کسی کتاب کا نشان نہیں ملتا کہ جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیتِ الٰہی پر قائم کرتی ہو اور کمال تعظیم سے اُس سچے خدا کی طرف رہبر ہو ہر یک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدّل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔"

(محامدِ خاتم النبیینؐ صہ ۶۹، صہ ۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

دورانِ سر کی تکلیف ابھی چل رہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دُعا کرتے وقت صفاتِ الٰہیہ کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳ر مارچ ۱۹۳۹ء میں فرمایا:۔

"جس شخص کا ذہانت کے بعد علمِ لدنی بڑھنے لگتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی منشاء کو اس کی صفات سے پہچان جاتا ہے وہ زمین کو دیکھ کر وہ آسمان پر نظر دوڑا کر وہ پہاڑوں کی طرف نگاہ اُٹھا کر وہ ذرّے ذرّے اور پات پات کو دیکھ کر فوراً تاڑ جاتا ہے الٰہی منشاء کیا ہے اور رفتہ رفتہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہونے لگتی ہیں اور گو خدا تعالیٰ کے لئے تو اس لفظ کا استعمال مناسب نہیں مگر انسانی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جاتا ہے جس طرح وہ شخص جو کسی دوسرے کا مزاج دان ہوتا ہے اس سے بہت جلد اپنی بات منوا لیتا ہے اسی طرح یہ بھی خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جانے کی وجہ سے اس سے وہ باتیں منوا لیتا ہے جو دوسرے لوگ منوا نہیں سکتے۔

دیکھو میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ دعا کرتے وقت صفاتِ الٰہیہ کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے اور جس قسم کی دعا کی جائے اسی قسم کی صفاتِ الٰہیہ کو جنبش میں لانے کی کوشش کی جائے مگر میں نے ایک شخص کو ایک دفعہ دیکھا وہ دعا کر رہا تھا اس قدر سوز اور اس قدر تضرع سے کہ اُس کے آنسو بہہ رہے تھے اور اس کا جسم کانپ رہا تھا مگر وہ دعا یہ کر رہا تھا کہ اے رحیم و کریم تو میرے فلاں دشمن کو تباہ کر دے۔ اب بتاؤ رحیم و کریم کسی دشمن کو کیوں تباہ کرنے لگا۔ وہ تو جب بھی یہ سُنے گا کہ اے رحیم و کریم فلاں دشمن کو ہلاک کر دے تو وہ کہے گا کہ میں تو رحیم و کریم ہوں میں اسے معاف کرتا ہوں۔۔۔۔

تو ذہانت کی وجہ سے ہی انسان دنیا میں ترقی کرتا ہے ذہانت کی وجہ سے ہی انسان اس مقام پر پہنچتا ہے جب اس کی دعائیں دوسروں کی نسبت زیادہ قبول ہونے لگتی ہیں اور ذہانت کی وجہ سے ہی اگر ہم انسانی اصطلاح استعمال کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا مزاج دان ہو جاتا ہے اور اس طرح وہ ہر روز اپنے علم اور اپنے عرفان میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔" (الفضل ۱۲ر مارچ ۱۹۳۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ماہِ ظہور ۱۳۵۳ ہش

ایک مسلّمہ حقیقت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے اور تاریخ اس پر گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جن منتخب بندوں کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور کرتا ہے ان کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے اور مخالفت کرنے والے ان پر اور ان کے مومن ساتھیوں پر ظلم روا رکھنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ برخلاف اس کے جو لوگ افترا کے طور پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اصلاحِ خلق کے لئے مامور کیا ہے لوگوں کو ان کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی اور ان کی اس رنگ میں مخالفت نہیں کی جاتی جس رنگ میں سچوں کی ہوتی ہے۔ انتہائی شدید مخالفت کے باوجود سچے مامورین الٰہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتے ہیں اور جو جھوٹ موٹ اپنے آپ کو منجانب اللہ مبعوث ہونے والا ظاہر کرتے ہیں عدمِ مخالفت کے باوجود ناکام و نامراد ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ جنہیں خود مبعوث کرتا ہے انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور ان کی خاطر عجائب کام دکھلا کر کامیاب کرتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اسکے مفتریوں کو وہ خود نیست و نابود کر کے رکھ دیتا ہے اور وہ ہرگز بھی مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔

اس مسلّمہ حقیقت کے پیشِ نظر اگر مخالفین حق سوچیں اور غور کریں تو انہیں مخالفت کرنے اور ظلم کا طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کیونکہ وہ جس کی بھی مخالفت کرتے اور اس پر ظلم روا رکھتے ہیں اسے مفتری سمجھ کر ہی وہ ایسا کرتے ہیں حالانکہ مفتری کا افترا خود اس کے اپنے حق میں زہرِ ہلاہل سے کم نہیں ہوتا۔ خدا خود اسے اور اس کے کاروبار کو ہلاکت سے دوچار کئے بغیر نہیں رہتا کیونکہ ایسے مفتریوں کو نیست و نابود کرنے کا اس نے خود ذمہ اٹھایا ہوا ہے۔ چنانچہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر کے ان کے مشن کو ملیامیٹ کرنے کا ارادہ کیا تو اُسی وقت خود اُسی کی قوم کے ایک شخص نے جس کے دل میں صداقت گھر کر چکی تھی اُسے یہی سمجھایا کہ تو اپنے اس ارادہ سے باز رہ کیونکہ اگر موسیٰ خدا کی طرف سے نہیں ہے اور (نعوذ باللہ) افترا سے کام لیتے ہوئے وہ اپنے آپ کو مامور من اللہ ظاہر کر رہا ہے تو خدا اس افترا علی اللہ کی وجہ سے اسے اور اس کے تمام سلسلہ کو ملیامیٹ کر کے رکھ دے گا اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو پھر اس ناروا مخالفت اور ظلم کا وبال تجھ پر پڑے گا اور تو گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ
اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓی
اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ط
وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ج وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (المؤمن آیات ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ:- اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو تا میں موسیٰ کو قتل کروں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے یا ملک میں کوئی فساد نہ پیدا کر دے۔ (اس پر) موسیٰ نے کہا میں اپنے رب سے اور تمہارے رب سے ہر متکبر کی شرارت سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں لاتا پناہ مانگتا ہوں۔ اور آلِ فرعون میں سے ایک شخص جو ایماندار تھا مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا اُس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھنے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

بہر حال یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مخالفت ہمیشہ سچے مامورینِ الٰہی کی ہی ہوتی ہے جو افتراء سے کام لیکر اپنے آپ کو مامور من اللہ ظاہر کرتے ہیں ان کی مخالفت کی طرف کوئی مائل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ خود انہیں ناکام اور کالعدم کر کے رکھ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے یہی سمجھایا ہے کہ جو لوگ مامورین الٰہی کی مخالفت کرنے میں حد سے گزر جاتے اور ظلم روا رکھنے پر اُتر آتے ہیں اُنہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر یہ اپنے دعوے میں (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ خود انہیں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہونے دیگا اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچا کے چھوڑے گا۔ اس بنا پر ان کی مخالفت اور ناروا ظلم سراسر بے معنی ہے۔ اور اگر اپنے آپ کو مامور من اللہ ظاہر کرنے والے اپنے دعوے میں سچے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ ظالمانہ روش اختیار کرنے والوں کو سزا دیئے بغیر نہ رہے گا۔ اس لئے مخالفت اور کالعدم کر دینے کی منصوبہ بندی کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے۔ یہ موٹی سی بات فرعون اور آلِ فرعون کی سمجھ میں نہ آئی اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ایذا دہی میں حد سے بڑھتے ہی چلے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے انہیں غرق کر کے رکھ دیا۔ اگر وہ اُس شخص کی بات مان لیتے اور ظلم ڈھانے پر نہ اترتے تو ایمان نہ لانے کے باوجود اس طرح غرق نہ ہوتے۔ ان کا ظلم انہیں لے ڈوبا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے مخالفین کو یہی سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر وہ نعوذ باللہ آپ کو مفتری سمجھتے ہیں تو بھی انہیں مخالفت کرنے اور غیظ و غضب کا اظہار کرنے سے باز آجانا چاہیئے کیونکہ مفتری کو ہلاک اور اسکے کاروبار کو تباہ کرنے کا خدا نے خود ذمہ اُٹھایا ہوا ہے۔ وہ عبث فساد کرنے اور ظلم ڈھانے کا وبال اپنے پر لیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور (دوسرے یہ کہ) عیسائیوں کے لئے کسرِ صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جاوے (صرف) خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۝ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اسکے رسولؐ کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اسکی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اسکو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اسکی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا میں اسکو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا اور لوگوں نے چپ چاپ اُسے قبول کر لیا ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۸)

خاکِ بطحا کے ہر اک ذرّے پہ قربان ہوں میں

شکر لِلّٰہ کہ اک خادمِ قرآن ہوں میں
باعثِ زینتِ شادابیٔ ایمان ہوں میں
غلبۂ دینِ محمدؐ کا تمنائی ہوں
خاکِ بطحا کے ہر اک ذرّے پہ قربان ہوں میں
لے کے اُٹھا ہوں عَلَم عظمتِ اسلام کا آج
حکمتِ دیں کی چمکتی ہوئی بُرہان ہوں میں
مجھ کو اموال کی پروا نہ زر و سیم کا فکر
حلقۂ کفر سے یوں دست و گریبان ہوں میں
کیا ستم ہے کہ ہوا اُن کا ہی میں مشقِ ستم
جن کی بہبودی پہ کوشاں بدل و جان ہوں میں
"زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں"

عبدالسلام اختر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بلند مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے دوسرے خلیفہ تھے آپ ۲۳ جمادی الآخر ۱۳ھ کو تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو اسلام کی بیش قیمت خدمات بجا لانے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کے زمانہ خلافت میں اسلام کو شاندار فتوحات نصیب ہوئیں۔ اسلام عرب سے نکل کر دوسرے کئی ممالک میں پھیل گیا۔ مسلمانوں نے ایران، شام، مصر، آذربائیجان، کرمان، آرمینیا اور خراسان وغیرہ ممالک میں اپنی سطوت و قوت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ سن ہجری کا اجراء ہوا۔ باقاعدہ عدالتیں قائم ہوئیں اور قاضیوں کا تقرر کیا گیا۔ فوجی چھاؤنیاں قائم کی گئیں اور فوجیوں کے روزینے مقرر ہوئے۔ پولیس کا محکمہ بنایا گیا۔ مدرسے کھولے گئے اور معلمین کی تنخواہیں مقرر ہوئیں۔ باقاعدہ مردم شماری کرائی گئی۔ متعدد شہر آباد ہوئے۔ رفاہ عامہ کے کئی کام کئے گئے۔ مثلاً نہریں کھدوائی گئیں۔ مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے سرائیں بنائی گئیں۔ مقبوضہ ممالک میں امن و امان قائم کیا گیا۔

آپ زہد و قناعت کا مجسمہ تھے

نہایت سادگی پسند، دنیا کے لذائذ سے مجتنب اور عبادت گزار انسان تھے۔ نہایت عادل و ہمدرد حکمران اور عظیم مدبر و سیاست دان تھے۔ علم و فضل میں بھی آپ کا مرتبہ کم نہیں تھا۔ فقہ کی بنیاد آپ کے زمانہ خلافت میں پڑی۔ اور آپ سے ایک ہزار اہم مسائل منقول ہیں جن میں ائمہ اربعہ نے آپ کی تقلید کی ہے۔ غرض آپ بے مثال اور بے نظیر محامد و محاسن کا مجموعہ تھے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنی کتب اور ملفوظات میں دیگر صحابہ عظام کی سیرت کے مختلف پہلو بیان فرمائے ہیں وہاں حضرت عمرؓ کی سیرت کے متعدد پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے بلکہ آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت تھی آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ فیک مادۃ فاروقیۃ تم میں بھی فاروقی مادہ پایا جاتا ہے ذیل میں سیرت فاروقی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقام کتنا بلند اور آپ کی شان کتنی عظیم تھی۔

قبول اسلام

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کی خبر سرداران قریش کے خرمن دل پر برق بن کر گری۔ ان کی آتش عناد اور بھی شعلہ زن ہوئی۔ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی تدبیریں ہونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے منصوبے تیار کئے جانے لگے۔ حضرت عمرؓ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شدید مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ابوجہل نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرے گا میں اسے سو اونٹ اور ایک ہزار اوقیہ چاندی بطور انعام دوں گا۔ حضرت عمر یہ کام کرنے پر آمادہ ہو گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی بجائے خود اسلام کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں دوسرے وقت وہی عمرؓ اسلام میں داخل ہو کر خود شہید ہوتے ہیں وہ کیا عجیب زمانہ تھا۔ غرض اس وقت یہ معاہدہ ہوا کہ میں قتل کرتا ہوں۔ اس تحریک کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں لگے۔ راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا مل جاویں تو قتل کر دوں لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ تنہا کہاں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نصف رات گذرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھا کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آکر چھپ رہے جب تھوڑی دیر گذری تو جنگل سے لا الہ الا اللہ کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ادھر ہی کو آرہا ہے حضرت عمرؓ اور بھی اخفیا طور سے چھپے اور ارادہ کر لیا کہ جب سجدہ میں جاویں گے تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کر دوں گا آپ نے آتے ہی نماز شروع کر دی۔ پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں اس قدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا سَجَدَ لَکَ رُوْحِیْ وَجَنَانِیْ یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا۔ آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت صلعم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہو جاوے گا مگر نفس امارہ برا ہوتا ہے۔ جب آپ نماز پڑھ کر نکلے۔ میں پیچھے پیچھے ہو لیا۔ پاؤں کی آہٹ سے آپ کو معلوم ہوا کہ کوئی آتا ہے اور رات اندھیری تھی۔ آنحضرت صلعم نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا عمرؓ۔ آپ نے فرمایا اے عمرؓ نہ تو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو۔ اسی وقت مجھے رسول اللہ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلعم بددعا کریں گے میں نے عرض کیا یا حضرت بددعا نہ کریں حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی۔ یہاں تک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہو گیا۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

"حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے محسوس کیا کہ آپ بددعا کریں گے اس لئے میں نے کہا کہ حضرت آج کے بعد میں آپ کو ایذا نہ دوں گا عربوں میں چونکہ وعدہ کا لحاظ بہت بڑا ہوتا تھا اس لئے آنحضرت نے یقین کر لیا۔ مگر دراصل حضرت عمرؓ کا وقت آپہنچا تھا آنحضرت کے دل میں گذرا کہ اس کو خدا ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آخر حضرت عمر مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو ابوجہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یک لخت ٹوٹ گئے اور ان کی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ ملے اور پھر ان پہلے تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

ایک اور جگہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گریں تو اس وقت قتل کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے ساتھ مناجات شروع کی اور سجدہ میں اس طرح الٰہی کا ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ کا دل پسیج گیا۔ ان کی ساری جرأت جاتی رہی اور اس کا ہاتھ سست ہو گیا۔ نماز ختم کر کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو چلے تو ان کے پیچھے حضرت عمرؓ ہو لئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آہٹ پا کر دریافت کیا اور معلوم ہونے پر فرمایا کہ اے عمر کیا تو میرا پیچھا نہ چھوڑے گا۔ جب عمرؓ بددعا کے ڈر سے بول اٹھے کہ حضرت میں نے آپ کے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا۔ میرے حق میں بددعا نہ کیجئے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ وہ پہلی رات تھی جب مجھ میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی۔"

(الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؓ کا عشق رسول

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں آپؓ بہت آگے تھے۔ مال و جان اور اولاد سب کچھ ہر لحظہ خدا تعالیٰ کے محبوب اور رسولؐ پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معمولی سے معمولی تکلیف کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے نشانات آپؐ کے جسم مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ آپ کو دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا۔ یا حضرت قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کریں اور آقائے دوجہاں کی یہ حالت کہ اسے چٹائی کا بستر میسر ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپؐ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور چٹائی کے نشانات پیٹھ پر لگے ہوئے ہیں۔ تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ نے فرمایا اے عمر تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپؐ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا۔ قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اس سوار کی ہے جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے۔ اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی۔ تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا۔ اور پھر چند منٹ کے بعد اسی گرمی میں اپنی راہ لی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۶)

ایک اور جگہ اسی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک بار حضرت عمرؓ آپؐ سے ملنے ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے۔ یا وہ چٹائی ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے۔ اور جس کے نشان اسی طرح آپؐ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر رو پڑے آپؐ نے پوچھا۔ اے عمرؓ! تجھ کو کس چیز نے رلایا۔ عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دوجہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر مجھے دنیا سے کیا غرض۔ میں تو اس مسافر کی طرح گزارا کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستا لے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا۔ وہ پھر چل پڑے۔ جس قدر نبی اور رسول ہوئے ہیں سب نے دوسرے پہلو (آخرت) کو ہی مدنظر رکھا ہوا تھا۔"

(البدر ۸ جولائی ۱۹۰۴ء)

وصال نبویؐ پر آپؓ کا عشق جنون کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ وفات رسولؐ کے بعد جب کسی موقعہ پر عہد رسالت کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی تو روتے روتے آپؓ کی ہچکی بندھ جاتی۔ ایک دفعہ سفر شام کے دوران حضرت بلالؓ نے اذان کہی تو آنحضرتؐ کا زمانہ یاد آگیا اور زار زار رو دیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر جوش محبت اور وفور الفت کی وجہ سے تلوار سونت لی اور گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ جو کوئی کہے گا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اس کی گردن مار دوں گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ نے وفات پائی تو صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ دیوانے ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہے گا تو میں اس کا سر جدا کر دوں گا۔ اس جوش کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص نور اور فراست عطا کی انہوں نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے۔ اب آپ غور کریں اور سوچ کر بتائیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ آیت کیوں پڑھی تھی؟ اور اس سے آپؓ کا کیا مقصد اور منشاء تھا؟ اور پھر ایسی حالت میں کہ کل صحابہؓ موجود تھے۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے صحابہؓ کے دلوں پر سخت صدمہ تھا اور اس کو بے وقت اور قبل از وقت سمجھتے تھے۔ وہ پسند نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنیں۔ ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر صحابی اسی جوش کی حالت میں ہو۔ ان کا غصہ فرو نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے کہ یہ آیت ان کی تسلی کا موجب ہوتی۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو وہ تو زندہ ہی مر جاتے۔ وہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے اور آپؐ کی حیات کے سوا کسی اور کی حیات کو گوارا ہی نہ کر سکتے تھے پھر کیونکر اپنی آنکھوں کے سامنے آپؐ کو وفات یافتہ دیکھتے۔ اور مسیح کو زندہ یقین کرتے۔ یعنی جب حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھا تو ان کا جوش فرو ہو گیا۔"

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۱۳-۱۴)

خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف

آپؓ قرآن کریم کے سچے متبع تھے نہایت مستقیم الحال منور الباطن اور مقبول الٰہی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ سے کلام کرتا اور اپنی تائیدات اور فیوض سے نوازتا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؓ کے ملہم من اللہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے بعض الہامات اور کشوف بھی نقل کئے ہیں۔ جو آپؓ کو ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اَلَّذِیْ یَجْرِیْ الْحَقُّ عَلٰی لِسَانِهٖ وَلَهٗ شَأْنٌ عَظِیْمٌ فِیْ اِصَابَةِ الصَّوَابِ وَلِرَأْیِهٖ مُوَافَقَةٌ بِاَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ فِیْ مَوَاضِعَ وَمَعَ ذٰلِكَ هُوَ مُلْهَمٌ مِّنَ الْمُحَدَّثِیْنَ

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۵۱)

یعنی حضرت عمرؓ وہ وجود ہیں جن کی زبان پر حق جاری ہوتا تھا۔ اور جن کی رائے صائب ہونے میں عظیم شان رکھتی تھی۔ اور جن کی رائے کئی مقام میں قرآن کے موافق ہوئی۔ اور اس کے ساتھ وہ ملہم اور محدثین میں سے ہیں۔

"اس اثناء میں کہ آپ جمعہ کے روز خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کہ یکلام آپؓ کی زبان سے دو تین بار یہ فقرہ نکلا یا ساریۃ الجبل۔ اس کے بعد آپ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپؓ مجنون ہیں آپؓ نے خطبہ چھوڑ دیا۔ اور یکدم پکارنے لگے یا ساریۃ الجبل۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ آپؓ سے کھل کر بات کر لیا کرتے تھے حضرت عبدالرحمنؓ نے عرض کیا یا امیر المومنین لوگ آپؓ کے متعلق باتیں بنا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؓ نے خطبہ جمعہ چھوڑ کر یا ساریۃ الجبل پکارنا شروع کر دیا۔ یہ کیا بات ہے۔ آپؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے اس وقت اپنے پر قابو نہیں رہا تھا میں نے ساریہ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ ایک پہاڑ کے پاس دشمن سے نبرد آزما ہیں اور ان کے آگے اور پیچھے بہت سا علاقہ دشمن کے قبضہ میں جا رہا ہے۔ میں اپنے پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور میرے منہ سے یا ساریۃ الجبل نکل گیا۔ تا وہ پہاڑ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ کچھ دنوں کے بعد ساریہ کا پیغامبر یہ پیغام لیکر آیا کہ جمعہ کے روز ہماری دشمن سے لڑائی ہو رہی تھی۔ ہم صبح سے لیکر نماز جمعہ تک ان سے لڑتے رہے جمعہ کے وقت کسی پکارنے والے کی آواز ہمیں دو بار سنائی دی کہ پہاڑ پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ سو ہم نے پوری کوشش کر کے پہاڑ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ہم اپنے دشمن پر غالب آتے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل شکست دی اور ہمیں فتح مبین کا نظارہ دکھایا۔" (ازعربی) تحفہ بغداد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل درج اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹریان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۹۱

میں کریم احمد ولد میاں شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ مزدوری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ کریم احمد مکان ۱۹/۱۴ بی ڈی جھنگ صدر۔ گواہ شد علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔ گواہ شد شریف احمد ولد عبدالرحیم صاحب وصیت ۹۰۱۵ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۲

میں محمودہ اختر بنت چوہدری محمد عزیز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی -/۱۷۴۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ محمودہ اختر بنت چوہدری محمد عزیز صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن ولد میاں کرم الدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد غلام احمد ولد عبدالحمید صاحب درویش دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۳

میں عبدالرحیم صابر ولد درانی خان صاحب قوم پٹھان حاجی پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن جدران ضلع کوہاٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۲۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرحیم صابر افغانی معلم وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد عبدالحی بک محرر وقف جدید وصیت ۱۴۳۷۶ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۴

میں حامدہ بیگم زوجہ رانا عبدالستار خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے۔

نوٹ۔ مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ خانگی ناراضگی کی وجہ سے حق مہر ملنے کا امکان نہیں۔ اگر حق مہر مل گیا تو وہ بھی میری جائیداد میں شمار ہوگا اس کا حصہ وصیت ادا کردوں گی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۹ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حامدہ بیگم زوجہ رانا عبدالستار صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مکان نمبر ۱/۳۲۔ گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد فضل الدین بنگوی وصیت ۲۵۳۰ سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد لائلپور۔ حال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۵

میں فضل کریم ولد غلام محمد صاحب قوم قریشی پیشہ مزدوری عمر ۲۰ سال۔ بیعت ۱۱ ۹/۷۴ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد فضل کریم ولد غلام محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ فضل الدین بنگوی وصیت ۲۵۳۰ سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد لائل پور۔ حال ربوہ۔ گواہ شد صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ کارکن وقف جدید ربوہ۔

اعلان ولادت

۲۸ اگست کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ بابرکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود چوہدری سلطان علی صاحب مرحوم صحابی آف پھیرو چیچی کا پوتا ہے۔

عبدالکریم کارکن دفتر خزانہ
صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ـــــ اولین ـــــ شہرۂ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ٭ ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی بشارتوں کا اہل بننے کیلئے جماعت کے اندر اللہ تعالیٰ پر کامل توکل پیدا ہونا چاہیئے

ہم تو اللہ کے ہیں اور ہر ضرورت کے وقت اور ہر حالت میں اسی کی طرف رجوع کرنیوالے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ فروری ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا :-

"فراخی کے دنوں میں کہ جب ابتلاء اور امتحان کا وقت نہ ہو عاجزانہ زندگی گزارنا اور امتحان کے اوقات میں خدا کے لئے اور خدا سے اپنے تعلق کے اظہار کے لئے گردنیں اونچی کر کے چلنا اور دنیا کی کسی طاقت کے رعب میں نہ آنا یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنا کر ایک مہم جاری کی اور یہ مہم اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کی مہم ہے۔ اس زمانہ میں لوہے یا مادی تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ اسلام کی روحانی تلوار کے ساتھ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے مہدی معہود کی بعثت ہوئی۔ اپنا تو کچھ نہیں تھا اور نہ ہے سب کچھ خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔

چنانچہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا انسانیت کے دل میں آپ کی زندگی کا مقصد اور بعثت کا مقصد یہی ہے۔ اتنے عظیم مقصد کے ہوتے ہوئے وہ طاقتیں جو اندھیرے کی پروردہ ہیں اور روشنی سے نفرت رکھتی ہیں خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتیں اللہ تعالیٰ کبھی ایک رنگ میں اپنی جماعت کو آزماتا ہے اور کبھی دوسرے رنگ میں کبھی دنیا کے دکھ اس کی نعمتوں کے تلے دب جاتے ہیں اور بظاہر فراخی ہی فراخی برکتیں ہی برکتیں اور رحمتیں ہی رحمتیں نظر آتی ہیں اس وقت بھی اللہ کا بندہ غرور اور تکبر سے کام نہیں لیتا نہ خود پسندی اور ریاء کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کبھی ان نعمتوں کے ساتھ آزمائش کا دور بھی آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تو اپنے بندے کے ساتھ رہتی ہے اور اس کا قادرانہ ہاتھ اس کی حفاظت بھی کر رہا ہوتا ہے لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دکھ دیئے گئے اور وہ آزمائشوں میں ڈالے گئے اور تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے اور ان پر ایک جابر دشمن حملہ آور ہو گیا لیکن دھوآں چھٹتا ہے اور روشنی ظاہر ہوتی ہے تو غلبہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو ہی ہوتا ہے۔

پس قرآن کریم کے بعض حصوں میں جو بشارتیں دی گئی ہیں اور جن کی طرف میں اس وقت اشارہ کر رہا ہوں ان بشارتوں کا اہل بننے کے لئے آپ کے دلوں میں یقین محکم قائم ہونا چاہیئے اور جماعت کے اندر اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کی ذہنی کیفیت پیدا ہونی چاہیئے۔ اپنے محدود دائرہ میں بھی کہ مثلاً کبھی اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کا ایک حصہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اپنے وسیع دائرہ میں بھی یعنی کبھی خدا تعالیٰ کی جماعتیں اجتماعی رنگ میں خود کو اندھیروں کے سامنے پاتی ہیں ظاہر ہے جب اندھیرا سامنے ہو تو اندھیرا دور کرنے کے لئے جہاں سے نور مل سکتا ہے اس طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ ہمارا تو وجود ہی کچھ نہیں بلکہ اِنَّا لِلّٰہِ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہر ضرورت کے وقت اور ہر حالت میں اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں صحابہؓ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں جب موت نے آنکھیں ڈالیں تو انہوں نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاہراہِ ترقیٔ اسلام اور غلبۂ اسلام پر اپنی حرکت کو اور بھی تیز کر دیا۔ یہی گذشتہ چودہ سو سال میں ہوتا رہا ہے اور یہی اب ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا جب تک کہ اسلام ساری دنیا پر غالب نہ آجائے۔ یہ تو خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی پیارے روحانی فرزند کی بعثت ہی اسی غرض کے لئے ہوئی ہے۔ لیکن آپ کی جماعت سے منسلک ہو جانے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کو اپنے وجودوں میں مشاہدہ کر لینے کے بعد جو ذمہ داریاں عُسر اور یُسر کی حالت میں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کو سمجھنا، ان کو پہچاننا اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہمارا فرض ہے۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

فریضۂ زکوٰۃ کا شرعی مصرف

بعض صاحبِ نصاب احباب زکوٰۃ کے شرعی مصرف سے ناواقفی کی وجہ سے بعض اوقات زکوٰۃ کی کچھ رقم کسی رفاہی ادارے مثلاً سکول، کالج یا ہسپتال کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی ہے حالانکہ یہ طریق نہیں ہے۔ زکوٰۃ خالصۃً یتامیٰ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔ اگر کوئی صاحبِ نصاب بھائی کچھ رقم کسی ادارہ کو دیتا ہے تو وہ ادائیگی زکوٰۃ کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہو جاتا۔

اسی طرح بعض احباب اپنی واجب الاداء زکوٰۃ مقامی طور پر از خود تقسیم کر دیتے ہیں یہ طریق بھی درست نہیں۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم امام وقت کی خدمت میں پہنچنی چاہئیں۔ ہاں اگر کوئی دوست اپنے نادار رشتہ دار یا کسی اور مستحق کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دینا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پیشگی منظوری حاصل کی جائے۔

جملہ عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ احباب جماعت میں اس مسئلہ کو واضح کر کے زکوٰۃ کی رقوم وصول فرماویں اور مرکز میں جلد ارسال فرماویں تا مستحقین کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض کو کما حقہٗ بجا لانے کی توفیق بخشے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جدید پریس کی عمارت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم جدید پریس ربوہ کی عمارت کا افتتاح مورخہ ۴ تبوک / ستمبر بوقت سوا پانچ بجے شام کرنا منظور فرما لیا ہے۔ امراء ضلع سے درخواست ہے کہ وہ ضلع کے تین نمائندوں کے ساتھ اس تقریب میں شرکت فرماویں۔

(صدر تعمیر کمیٹی پریس ربوہ)

بجلی کی رَو کل بھی بار بار بند ہوتی رہی

ربوہ ۳۰ اگست۔ کل بھی ربوہ میں تین چار مرتبہ بجلی کی رَو بند ہوئی جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید تکلیف اٹھانا پڑی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ